اصول و مناہج تحقیق

ڈاکٹر محمد فیروزالدین شاہ
صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا۔

محاضرہ چہارم (Lecture 4)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دینیات میں تحقیق کا مفہوم:

دینیات میں تحقیق کا مفہوم:

سائنسی، سماجی اور ادبی تحقیق کے اصطلاحی مفاہیم کے اظہار کے لئے عمومی انداز میں جو پیرائے استعمال کئے جاتے ہیں، ان پر ایک طائرانہ جائزہ سطور بالا میں پیش کیا گیا، لیکن اسلامی تحقیق سے کیا مراد ہے؟ اس کا مقصد و منہاج کیا ہونا چاہیے؟ اور کیا فی الواقع اس کی ضرورت ہے؟ یہ سوالات ساری اسلامی دنیا کے لیے بے حد اہمیت رکھتے ہیں،۔۔۔ان کا جواب تلاش کرنا اسلامیات سے متعلق تحقیق کاروں کے لئے ازبس ضروری ہے۔ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اس سوال کو بہت عمدہ اسلوب میں حل کیا ہے، ان کے مطابق:

> "اسلامی تحقیق سے لوگ عموماً دو طرح کے مفہوم مراد لیتے ہیں۔ کچھ اصحاب کے نزدیک اسلامی تحقیق سے مراد محض اس قدر ہے کہ تصنیف و تالیف کا کام ہوتا رہے اور کچھ لوگ کتابیں لکھ لکھ کر چھاپتے رہیں۔ کچھ اور حضرات " اسلامی تحقیق" اور "اسلام میں تحقیق" کے فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے، ادارہ کے ارکان کو اکثر و بیشتر لوگوں کے اس اعتراض کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ اچھا! اب چودہ سو برس بعد آپ اسلام میں تحقیق فرمانے چلے ہیں۔ اور یہ کہ صاحب! اسلام تو مکمل اور واضح نظام فکر و عمل ہے، اس میں کسی تحقیق کی کیا ضرورت ہے؟ یہ سوال یا شبہ دراصل اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ لوگ "اسلامی تحقیق" کو "اسلام میں تحقیق" کے ہم معنی سمجھ لیتے ہیں۔ "اسلامی تحقیق" ایک مرکب توصیفی ہے

جس سے مراد وہ علمی تحقیق اور فکری کاوش ہے جو اسلامی ہو، اسلام کی روشنی میں کا جائے، اسلامی تعلیمات کے مطابق کی جائے اور ایک اسلامی ریاست اور ایک اسلامی معاشرہ کی فکری، ثقافتی اور اجتماعی ضروریات کو مدِ نظر رکھ کی جائے۔"[1]

اسلامیات میں تحقیق کے معاصر مفہوم میں مزید جامعیت ملاحظہ کی جاسکتی ہے، جس میں مختلف انواع تحقیق کو تحقیق کی تعریف میں شامل مانا جاتا ہے، معروف عرب محقق اور مفسر جمال الدین قاسمی (م1332ھ) کہتے ہیں۔

"البحث هواِخْتَرَاعُ مَعْدُوْمٍ اُوْ جَمَعُ مُتَفَرِّقٍ اُوْ تَكْمِيْلُ نَاقِصٍ اُوْ تَفْصِيْلُ مُجْمَلٍ اُوْ تَهْذِيْبُ مُطَوَّلٍ اُوْ تَرْتِيْبُ مُخْلَطٍ اُوْ تَعْيِنُ مُبْهَمٍ اُوْ تَبْيِنُ خَطَاء"[2]

جو چیز نہیں ہے اسے ایجاد کرنا، یا متفرق چیزوں کو اکٹھا کرنا، یا ناقص چیزوں کو مکمل کرنا، یا مختصر چیزوں کو تفصیل سے بیان کرنا، یا لمبی چیزوں کو مختصر کرنا، یا کسی چیز کو ترتیب دینا، یا مبہم چیزوں کی وضاحت کرنا، یا غلطی کو واضح کرنا۔

اسی طرح عہد حاضر میں ان انواع میں علی سبیل الاختصاص حسب ذیل انواع بھی تحقیق کے زمرے میں شمار کی جاتی ہیں:

- ترجمہ: کسی اثر کو دوسری زبان میں دوبارہ پیش کرنا۔
- تصحیح: قدیم اثر کا احیاء۔
- تفسیر: متن کا بیان یا اسکی مراد واضح کرنا۔
- استنباط: دینی متون سے ادلہ شرعیہ کے ذریعہ حکم شرعی کا استخراج کرنا۔
- شرح: کسی مغلق متن کی توضیح کرنا۔
- نقد: کسی چیز کے محاسن و معایب کا بیان۔
- تطبیق: دو چیزوں کے مابین باہمی اشتراک وافتراق کی وجوہات کے پیش نظر قیاس کر کے مطابقت کی راہیں پیدا کرنا۔
- تقسیم: کسی ایک چیز کے اجزاء کرنا یا جزئیات میں بانٹنا۔
- تعمیم: چند چیزوں میں قدر مشترک کی تلاش۔

---

[1] محمود احمد غازی، اسلامی تحقیق؛ کرنے کے کام، فکر و نظر، اسلام آباد

[2] القاسمی، جمال الدین، قواعد التحديث، ص83۔

- تبیین علمی: کسی فکر، نص یا متن کی تمام علتوں کا بیان۔
- استنتاج: حاصل اطلاعات سے نتیجہ اخذ کرنا۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اسلامی علوم میں اور دیگر علوم میں تحقیق کی تعریف کرتے ہوئے ایک قدر تو مشترک ہے اور وہ ہے "الکشف عن حقائق الموضوع" یعنی موضوع کے حقائق کو واضح کرنا یعنی اس موضوع پر حقائق سے پردہ اٹھانا۔ اس لحاظ سے موضوع تحقیق میں علم سے بھی تعلق رکھتا ہے، اسی علم کی روشنی میں اسی موضوع کے اطراف و جوانب کو کھولنا ہی اس علم میں تحقیق کہلائے گا ۔ چنانچہ تفسیر، حدیث، فقہ یا دیگر دینی علوم میں تحقیق کرتے ہوئے بھی اسی اصول کو سامنے رکھا جائے گا۔ گویا ہر وہ موضوع جو زندگی کے کسی بھی پہلو کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، اس میں پیدا ہونے والی ہر مشکل کو دین کی روشنی میں گہرے مطالعہ، درست فہم و ادراک اور منہج سلیم کے ساتھ حل کرنا، تحقیق کہلائے گا۔